ازعدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 24 نومبر 1953

راجہ کلکرنی ودیگراں

بنام

دی سٹیٹ آف بمبئی

[پتنجلی شاستری چیف جسٹس، مہرچند مہاجن، ایس آر داس، ویوین بوس اور غلام حسن جسٹس صاحبان]

آئین ہند آرٹیکل 19(1)(a) اور (c)- بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ، 1946، دفعہ 3(32)، 12، 13- انڈسٹریل ڈسپیوٹس (اپیلیٹ ٹریبونل) ایکٹ، 1950، دفعہ 24، 27- اپیل زیر التواء ہڑتال- غیر قانونی- رکنیت کے فیصد کے مطابق یونین کی "نمائندہ" اور "اہل" کے طور پر درجہ بندی- اظہار رائے کی آزادی اور انجمنوں کی تشکیل کے بنیادی حق کی خلاف ورزی۔

اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ہڑتال صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ، 1950 کی دفعہ 24 اور 25 کے تحت غیر قانونی ہڑتال ہو گی، حالانکہ اپیل درست یا مجاز نہیں ہے۔

بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ، 1946 میں یہ شرط رکھی گئی تھی کہ "6 نمائندہ یونین" کے طور پر رجسٹرڈ ہونا اگر اس کی یونین ہو تو وہ کسی مقامی علاقے میں کسی بھی صنعت میں ملازمت کرنے والے ملازمین کی کل تعداد کے 15 فیصد سے کم کی رکنیت حاصل کر سکتی ہے اور اگر کسی یونین کی رکنیت 15 فیصد سے کم اور 5 فیصد سے کم نہیں ہے تو اسے صرف "اہل یونین" کے طور پر رجسٹر کیا جا سکتا ہے:

حکم ہوا کہ، کہ مذکورہ بالا توضیعات آئین کے آرٹیکل 19 (1) (a) اور (c) کے تحت کارکنوں کے اظہار رائے کی آزادی اور انجمنوں یا یونینوں کی تشکیل کے بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں کرتی ہیں۔ یونینوں کی رکنیت کے فیصد کے مطابق "نمائندہ" اور "اہل" کے طور پر درجہ بندی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اور صرف 15 فیصد سے کم رکنیت والی یونینوں کو کارکنوں کی نمائندگی کا حق دینا ایک معقول درجہ بندی تھی اور قانون کے سامنے مساوات کی حکمرانی کی خلاف ورزی نہیں تھی۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: مقدمات نمبر 87، 88 اور 89، سال 1951۔ فوجداری اپیل نمبر 675، 676 اور 677، سال 1950 میں بمبئی میں نظامِ عدلیہ کی عدالت عالیہ (باوڈیکر اور دکاشت جسٹس صاحبان) کے 8 جنوری 1951 کے فیصلے اور حکم سے آئین ہند کے آرٹیکل 132 (1) کے تحت اپیل۔

اپیل گزاروں کے لیے این بھروچا اور داراوانیہ۔

ایم سی سیتلواڈ، اٹارنی جنرل برائے بھارت (جی این جوشی اور پورس اے مہتا، ان کے ساتھ) مدعاعلیہ کی طرف سے۔

24.1953 نومبر۔

عدالت کا فیصلہ غلام حسن نے سنایا۔

تینوں اپیل گزاروں کی یہ مربوط اپیلیں بمبئی میں نظامِ عدلیہ کی عدالت عالیہ (باوڈیکر اور دکاشت جسٹس صاحبان) کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہوتی ہیں، جس کے تحت عدالت عالیہ نے صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ (نمبر 27) کی دفعہ 27 کے تحت پریذیڈنسی مجسٹریٹ، پانچویں عدالت، گریٹر بمبئی کے ذریعے درج اپیل گزاروں کی سزاؤں کی تصدیق کی۔ XLVIII، سال 1950) لیکن ان کی سزاؤں کو چھ ماہ کی قید بامشقت سے کم کر کے تین ماہ کیقید بغیر مشقت کر دیا، اور ہر اپیل کنندہ کے خلاف 1000 روپے کے جرمانے کی سزا کو الگ کر دیا۔ اپیل کنندگان مل مزدور سبھا کے صدر اور سیکرٹری ہیں، جو بمبئی میں ٹیکسٹائل کارکنوں کی ایک یونین ہے جو بھارتیہ ٹریڈ یونینز ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بمبئی میں تقریباً 2,10,000 ٹیکسٹائل کارکن کام کر رہے ہیں اور ان میں سے تقریباً 35 فیصد کا تعلق تین مختلف لیبر یونینوں سے ہے۔ پہلے کو "راشٹریہ مل مزدور سنگھ" کہا جاتا ہے جسے بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 1946 کے تحت "نمائندہ یونین" کے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

طور پر تسلیم کیا جاتا ہے، اس بنیاد پر کہ یہ ایسے ٹیکسٹائل کارکنوں کے 15 فیصد سے کم کی نمائندگی نہیں کرتا ہے۔ دوسرے کو "مل مزدور سبھا" کہا جاتا ہے، جس میں اپیل کنندہ عہدیدار ہوتے ہیں، لیکن یہ یونین 15 فیصد سے بھی کم کی نمائندگی کرتی ہے؛ اور تیسرا "گرنی کامگر یونین" ہے جو کارکنوں کی سب سے کم فیصد کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ عام بات ہے کہ مذکورہ تینوں یونینوں کے اراکین کے علاوہ، تقریباً 65 فیصد کی نمائندگی کرنے والے کارکنوں کی ایک بڑی تعداد غیر منظم ہے اور ان کا تعلق کسی یونین سے نہیں ہے۔

9 دسمبر 1949 کو، نمائندہ یونین نے بمبئی انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ، 1946 کی دفعہ 42 کے تحت تبدیلی کا نوٹس دیا، جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے، بمبئی میں مل مالکان ایسوسی ایشن کو اس سال کے لیے بونس کا دعوی کرتے ہوئے۔ 23 دسمبر کو یہ تنازعہ حکومت بمبئی نے مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 23 کے تحت صنعتی عدالت کو بھیج دیا تھا۔ جب کہ یہ تنازعہ زیر التواء تھا، صنعتی تنازعات (اپیلٹ ٹریبونل) ایکٹ (نمبر XLVIII، سال 1950) جسے اپیلیٹ ٹریبونل ایکٹ کہا جاتا ہے، 20 مئی 1950 کو نافذ ہوا۔ 7 جولائی کو انڈسٹریل عدالت نے ایوارڈ دیا اور اسے 13 جولائی کو شائع کیا گیا۔ 9 اگست کو، مل مالکان ایسوسی ایشن، جو اس ایوارڈ سے غیر مطمئن تھی، نے اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی اور 10 اگست کو ایک حکم امتنائی عارضی منظور کیا گیا، جس میں ہدایت کی گئی کہ بونس کی ادائیگی کیسے کی جائے۔ اپیل گزاروں نے 14، 15 اور 16 اگست کو تقریریں کیں اور ٹیکسٹائل انڈسٹری کے کارکنوں کو ہڑتال پر جانے کی ترغیب دی۔ اس کے بعد لیبر کمشنر نے 28 اگست کو پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے سامنے شکبنام درج کیں، جس میں اپیلوں پر اپیلٹ ٹریبونل ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت جرم کا الزام لگایا گیا۔ مل مزدور سبھا نے اپیل میں فریق بنانے کے لیے درخواست دی، لیکن درخواست مسترد کر دی گئی۔ جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، اپیل گزاروں کو پریذیڈنسی مجسٹریٹ نے مجرم قرار دیا تھا، لیکن عدالت عالیہ کی اپیل پر ان کی سزائیں کم کر دی گئیں۔

اپیل گزاروں کی جانب سے دو اہم دلائل اٹھائے گئے، پہلا یہ کہ اپیلٹ ٹریبونل ایکٹ کی دفعہ 27 کے تحت سزا غیر قانونی تھی، کیونکہ اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے ایوارڈ کے خلاف کوئی مجاز اور درست اپیل نہیں تھی اور دوسرا یہ کہ ایکٹ کی دفعہ 27 آئین کے آرٹیکل 19(1)(a) اور (c) اور

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

14 کے تحت اپیل گزاروں کے بنیادی حقوق کے خلاف ہونے کی وجہ سے کالعدم ہے۔ دونوں تنازعات کو دونوں فاضل ججوں نے مسترد کر دیا جنہوں نے الگ الگ لیکن بیک وقت فیصلے دیے۔ ہمارے سامنے تنازعات کا اعادہ کیا گیا ہے۔

پہلے دلیل سے نمٹنے کے لیے، اپیلٹ ٹریبونل ایکٹ کی کچھ توضیعات کا حوالہ دینا ضروری ہو گا۔ اس ایکٹ کا دفعہ 7 صنعتی ٹریبونل کے کسی بھی فیصلے یا فیصلے کے خلاف اپیلٹ ٹریبونل میں اپیل فراہم کرتا ہے:

a) اگر اپیل میں قانون کا کوئی اہم سوال شامل ہے؛ یا

b) ایوارڈ یا فیصلہ درج ذیل میں سے کسی بھی معاملے کے حوالے سے ہے، یعنی:-

i. اجرت،

ii. بونس یا سفری الاؤنس،

****

****

دفعہ 24(b) کسی بھی صنعتی ادارے میں ملازمت کرنے والے کارکن کو اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے اپیل کے زیر التواء ہونے کے دوران ہڑتال پر جانے سے منع کرتی ہے اور دفعہ 25 ہڑتال اور تالا بندی کو غیر قانونی قرار دیتی ہے اگر اسے قرار دیا جائے، شروع کیا جائے یا جاری رکھا جائے۔ دفعہ 24 کی توضیعات کی خلاف ورزی میں۔ اس کے بعد دفعہ 27 میں دی گئی سزا درج ہے جس میں کہا گیا ہے: "کوئی بھی شخص، جو دوسروں کو ہڑتال یا تالا بندی، جو اس ایکٹ کے تحت غیر قانونی ہے، میں حصہ لینے کے لیے اشتعال دیتا ہے یا اکساتا ہے، یا دوسری صورت میں اسے آگے بڑھاتا ہے، اس کی سزا چھ ماہ تک قید، یا ایک ہزار روپے تک جرمانہ، یا دونوں ہو سکتی ہیں۔" سوال یہ ہے کہ کیا اپیل گزاروں نے خود کو دفعہ 27 کے تحت قانونی چارہ جوئی کا ذمہ دار ٹھہرایا، کیونکہ انہوں نے ہڑتال کو اس وقت بھڑکایا جب اپیلٹ ٹریبونل کے سامنے زیر التوا تھی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ دفعہ 24 ایک درست اور مجاز اپیل کے زیر التواء ہونے پر غور کرتی ہے، لیکن چونکہ قانون کے تحت کوئی جائز یا مجاز اپیل زیر التوا نہیں تھی، اس لیے اپیل گزاروں نے دفعہ 27 کے تحت کوئی جرم نہیں کیا۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ سادہ اور قدرتی تعمیر پر دفعہ 24 اس کی درخواست کے لیے اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں ہے کہ اپیل زیر التواء ہونی چاہیے اور اس اہلیت کے تعارف کا جواز پیش کرنے کے لیے زبان میں کچھ بھی نہیں ہے کہ یہ درست یا قابل ہونا چاہیے۔ چاہے اپیل درست ہو یا مجاز، یہ مکمل طور پر اپیلٹ عدالت کے لیے ایک سوال ہے جس کے سامنے اپیل کا تعین کرنے کے لیے دائر کی جاتی ہے، اور یہ تعین اپیل کی سماعت کے بعد ہی ممکن ہے، لیکن کسی فریق کو اپیل دائر کرنے سے روکنے کے لیے کچھ نہیں ہے جو بالآخر نا اہل پایا جا سکتا ہے، مثال کے طور پر، جب اسے حد سے روک دیا گیا ہو یا یہ کہ یہ اس عدالت کے سامنے نہیں ہے یا مجموعی ضابطہ دیوانی کی دفعہ 100 کے تحت حقیقت کے نتائج سے نتیجہ اخذ کیا گیا ہو۔ محض اس حقیقت سے کہ اس طرح کی اپیل کو کسی بھی بنیاد پر ناقابل تسخیر قرار دیا جاتا ہے، اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ عدالت کے سامنے کوئی اپیل زیر التوا نہیں تھی۔ بھارتیہ لمیٹیشن ایکٹ کے آرٹیکل 182 (2) میں اپیلٹ عدالت کے حتمی ڈگری آرڈر کی تاریخ سے چلنے کے لیے ڈگری آرڈر پر عمل درآمد کے لیے تینسال کی حد مقرر کی گئی ہے جب اپیل کی گئی ہو۔ "پریوی کونسل نے مؤخر الذکر جملے کا مطلب یہ سمجھا کہ اپیلٹ عدالت میں کسی فریق کی طرف سے ماتحت عدالت کے ڈگری آرڈر کو کالعدم قرار دینے یا اس پر نظر ثانی کرنے کی کوئی بھی درخواست مذکورہ بالا شق کے معنی میں "اپیل" ہے، حالانکہ یہ بے قاعدہ یا نااہل ہے، یا درخواست پر عمل درآمد سے متاثر افراد فریق نہیں تھے، یا اس نے پورے ڈگری آرڈر کو خطرے میں نہیں ڈالا۔ انہوں نے اپیل کی نوعیت کے بارے میں، یا اس کے فریقین کے بارے میں کسی بھی اہلیت کو الفاظ میں پڑھنے سے انکار کر دیا۔ [ناگیندر ناتھ ڈے و دیگر بنام سریش چندر ڈے و دیگراں ([1])]۔ ہم سمجھتے ہیں کہ لفظ "اپیل" کو اس کے سادہ اور فطری معنوں میں کسی بھی اہل الفاظ کو داخل کیے بغیر سمجھا جانا چاہیے جیسا کہ ہمارے سامنے اٹھائے گئے دلیل سے متعارف کرایا جانا ہے۔ لفظ "اپیل" کو اپیل گزاروں کے تجویز کردہ انداز میں نہ سمجھنے کی ایک اور وجہ یہ ہے کہ اس شق کو متعارف کرانے والی قانون سازیہ نے اس بات پر غور کیا کہ صنعتی امن کو اس

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and integrity of this document

وقت تک خراب نہیں کیا جانا چاہیے جب تک کہ معاملہ اپیل عدالت میں زیر التوا ہو، اس حقیقت سے قطع نظر کہ ایسی اپیل قانونی طور پر مجاز تھی یا نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو فریقین عدالت کا حوالہ دیے بغیر اپیل کی اہلیت کے بارے میں فیصلہ کرنے کے حق پر خود تک تکبر کر کے، امن کی خلاف ورزی کر کے اور دفعہ 27 کے ذریعے عائد جرمانے سے بچ کر قانون ساز یہ کے مقصد کو آسانی سے شکست دے سکتے تھے۔ اپیل گزاروں کے لیے کارکنوں کو اس نام نہاد حقیقی عقیدے پر اکسانے کا کوئی جواز نہیں تھا کہ دفعہ 27 اس اپیل پر لاگو نہیں ہوتی جسے وہ نااہل سمجھتے تھے۔

معاملے کے اس تناظر میں اس بات پر غور کرنا ضروری نہیں ہے کہ آیا کسی کارروائی کے زیر التواء ہونے کے دوران اپیل کا حق دینا فریقین کے ان کارروائیوں کے حقوق کو متاثر کر سکتا ہے اور زیر التواء کارروائی میں حکم کو اپیل کے قابل بنا سکتا ہے۔

"دوسری دلیل آئین کے آرٹیکل 14 کے ساتھ پڑھے جانے والے آرٹیکل 19(1)(a) اور (c) کے تحت اپیل گزاروں کے حقوق کی مبینہ خلاف ورزی سے متعلق ہے۔ اس دلیل کو سمجھنے کے لیے بامبے انڈسٹریل ریلیشنز ایکٹ 1946 کی توضیعات کا حوالہ ضروری ہوگا۔

دفعہ 3، ذیلی دفعہ (32)، "ملازمین کے نمائندے" کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ وہ دفعہ 30 کے تحت کام کرنے کا حقدار ہے، اور "نمائندہ یونین" کی تعریف اس وقت کے لیے ایک یونین کے طور پر کی گئی ہے جو ایکٹ [ذیلی دفعہ (33)] کے تحت نمائندہ یونین کے طور پر رجسٹرڈ ہے۔

دفعہ 12 ایکٹ کے تحت مقرر کردہ یونینوں کے رجسٹرار کو یہ برقرار رکھنے کا حکم دیتا ہے:

(a) ایکٹ کی توضیعات کے تحت اس کی طرف سے رجسٹرڈ یونینوں کا ایک رجسٹر، اور

(b) منظور شدہ یونینوں کی فہرست۔

دفعہ 13 رجسٹرار کے ذریعے یونینوں کے اندراج سے متعلق ہے۔ پہلی ذیلی دفعہ کے ذریعے کسی یونین کو مقامی علاقے میں کسی صنعت کے لیے "نمائندہ یونین" کے طور پر رجسٹر کیا جا سکتا ہے اگر اس کی رکنیت اس کی درخواست کی تاریخ سے پہلے اگلے تین ماہ کی پوری مدت کے لیے کسی بھی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

مقامی علاقے میں کسی بھی صنعت میں ملازمت کرنے والے ملازمین کی کل تعداد کے 15 فیصد سے کم نہ ہو۔ اگر کوئی یونین اس شرط کو پورا نہیں کرتی ہے، اور اس کی رکنیت پانچ فیصد سے کم نہیں ہے، تو اسے "اہل یونین" کے طور پر رجسٹر کیا جا سکتا ہے۔ اگر ان میں سے کوئی بھی یونین کسی صنعت کے سلسلے میں رجسٹرڈ نہیں ہوئی ہے، تو ایسی یونین جس کی رکنیت کسی بھی صنعت میں ملازمت کرنے والے ملازمین کی کل تعداد کے 15 فیصد سے کم نہیں ہے، رجسٹرار کو درخواست دے کر "پرائمری یونین" کے طور پر رجسٹرڈ ہو سکتی ہے۔ یہ عام بات ہے کہ راشٹریہ مل مزدور سنگھ پہلے زمرے کے تحت آتا ہے اور جس یونین میں اپیل کنندہ عہدیدار ہوتے ہیں وہ دوسرے زمرے کے تحت آتا ہے، یعنی کہ یہ ایک اہل یونین ہے۔ اس رجسٹریشن کو دفعہ 15 کے تحت منسوخ کیا جا سکتا ہے اگر اسے غلطی، غلط بیانی یا دھوکہ دہی سے حاصل کیا گیا ہے یا اگر رکنیت اس کے رجسٹریشن کے لیے دفعہ 13 کے تحت مطلوبہ کم از کم سے کم ہو گئی ہے۔

یہ دلیل دی جاتی ہے کہ اپیل گزاروں کا اظہار رائے کی آزادی اور آرٹیکل 19(1)(a) اور (c) کے تحت انجمنوں یا یونینوں کی تشکیل کا حق، جسے آرٹیکل 14 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، قانون کے سامنے مساوات کا حق یا قوانین کا مساوی تحفظ ایکٹ کے ذریعے خلاف ورزی ہے، اس لیے کہ یہ کسی ٹریڈ یونین کو رکنیت کے زیادہ فیصد کے مصنوعی امتحان پر ترجیح دیتا ہے، یعنی 15 فیصد سے کم نہیں۔ ہمیں اس دلیل میں بہت کم فائدہ نظر آتا ہے۔ یہ واضح ہے کہ یہ ایکٹ ٹیکسٹائل کارکنوں کی اظہار رائے کی آزادی یا انجمنوں یا یونینوں کی تشکیل کے ان کے حق پر کوئی پابندی عائد نہیں کرتا ہے۔ درحقیقت، اس بات سے انکار نہیں کیا جاتا ہے کہ مزدور پہلے ہی تین یونین تشکیل دے چکے ہیں، حالانکہ وہ بمبئی میں کارکنوں کی تعداد کو ختم نہیں کرتے ہیں، کیونکہ اس سے 65 فیصد مزدور غیر منظم رہ جاتے ہیں جن کا تعلق کسی ٹریڈ یونین سے نہیں ہے۔ یہ قانون یونین کو "نمائندہ یونین" کہلانے کے قابل بنانے کے لیے رکنیت کی کم از کم 15 فیصد اہلیت کا تعین کرتا ہے تاکہ آجروں کے ساتھ اپنے تعلقات میں کارکنوں کے پورے جسم کے مفادات کی نمائندگی کی جا سکے۔ 15 فیصد سے کم کا امتحان دینے کے بعد یہ بالکل معقول تھا کہ کسی بھی دوسری یونین جیسے اپیل کنندگان کو ٹیکسٹائل کارکنوں کی جانب سے تنازعہ میں مداخلت کرنے کی اجازت نہ دی جائے جب وہ کم از کم فیصد کمانڈ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں کرتے تھے یا جب ان کی رکنیت مقررہ فیصد سے کم ہو جاتی تھی۔ اپیل گزاروں کے لیے یہ مکمل طور پر کھلا ہے کہ وہ اس فیصد یا اس سے بھی زیادہ کو درج کریں اور راشٹریہ مل مزدور سنگھ پر فوقیت کا دعوی کریں تاکہ وہ تمام کارکنوں کے مفادات کی نمائندگی کر سکیں۔ اپیل گزاروں کو تقریر اور اظہار رائے کی آزادی کے حق سے محروم نہیں کیا گیا ہے، اور نہ ہی انہیں انجمنیں یا یونین بنانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ ایکٹ ٹیکسٹائل کارکنوں کے درمیان ایک طبقے کے طور پر کوئی امتیازی سلوک نہیں کرتا ہے لیکن اس اثر کے لیے ایک معقول درجہ بندی کرتا ہے کہ یونین کے پاس موجود رکنیت کے ایک خاص فیصد کو دوسروں کو خارج کر کے ایک طبقے کے طور پر کارکنوں کی نمائندگی کرنے کی اجازت ہو گی، لیکن دیگر یونینوں یا دیگر کارکنوں کو نئی یونین بنانے اور زیادہ فیصد کا اندراج کرنے سے روکنے کے لیے کچھ نہیں ہے تاکہ نمائندگی کا واحد حق حاصل کیا جا سکے۔ اپیل کنندگان ایکٹ کے جواز کو چیلنج کرتے ہیں کہ یہ ان کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ہے اور پھر بھی وہ اپنے امتیازی سلوک کے معاملے کو اسی ایکٹ کی توضیعات پر مبنی کرتے ہیں۔ یہ موقف وجہ یا اصول کے مطابق نہیں ہے۔

لہذا ہم یہ مانتے ہیں کہ اپیل گزاروں نے نچلی عدالتوں کے احکامات میں مداخلت کا کوئی مقدمہ نہیں بنایا ہے۔ ہم سزایابی اور سزاؤں کو برقرار رکھتے ہیں اور اپیل کو مسترد کرتے ہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

اپیل کنندہ کا ایجنٹ: راجندر نارائن۔

جواب دہندہ کے لیے ایجنٹ: جی۔ ایچ۔ راجادھیکشا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.07.29 12:47
I attest to the accuracy and
integrity of this document